رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۳

جلد ۲۷ | مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۲۵ء | نمبر (۵)

مُرقع

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا آج الحکم کے ساتھ پہلی تصویر شائع کی جاتی ہے۔ جس محنت اور کوشش سے یہ مرقع تیار کیا گیا ہے اس کے لئے میں مولوی محمد عیسیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی کلکتہ کا شکرگذار ہوں یہ مرقع حضرت خلیفۃ المسیح کے خدام سفر کا ہے جن کو آپ کے ہمرکاب یورپ جانیکی سعادت نصیب ہوئی۔ مجھے نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس مرقع میں میرے ایک مکرم بھائی چودھری علی محمد صاحب کی تصویر نہیں آئی۔ یہ مرقع جس فوٹو سے لیا گیا ہے وہ اٹلی کے دارالخلافہ روما میں لیا گیا تھا۔ اس لیئے کہ اخبارات اور دوسرے لوگ کثرت سے مانگتے تھے! اور اس موقعہ پر چودھری صاحب موجود نہ تھے اس کی تکمیل کیلئے چودھری صاحب کا فوٹو اسی سلسلہ میں جداگانہ انشاء اللہ آجائیگا

الحکم میں **تصاویر** کا سلسلہ پہلی مرتبہ جاری نہیں کیا گیا بلکہ سنہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں **مشاہیر سلسلہ** کے عنوان سے ایک سلسلہ میں نے الحکم میں جاری کیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور آپ کے مختصر حالات چھپ بھی گئے تھے لیکن افسوس ہے کہ تصویر اچھی نہ آئی تھی اس لیئے میں نے اُسے روک دیا اور پھر یہ معرض التواہی میں رہا۔ اس لیئے کہ قادیان میں اس کا انتظام مشکل تر تھا مصور لودہانہ میں تھا۔

اگرچہ اب بھی مشکلات ہیں لیکن میں کوشش کرتا ہوں۔ کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ الحکم میں جو تصاویر شائع کی جائیں گی ان کا کوئی تفصیلی پروگرام ابھی سے نہیں دیا جا سکتا۔ **رفقاء سفر** کے مختصر حالات الحکم مورخہ ۱۴۔ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء میں دیئے جا چکے ہیں اس لیئے یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس **تصویر** کی کچھ زائد کاپیاں بھی چھپوائی گئی ہیں اس لیئے جو صاحب لینا چاہیں وہ چار آنہ فی کاپی کے حساب سے منگوا سکتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ چار کاپی سے کم باہر نہیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ عرفانی ایڈیٹر الحکم

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

اخلاق و شمائل حصہ دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے حصہ شمائل و اخلاق کی دوسری جلد پریس میں چلی گئی ہے اور اس میں سے سات جزو تک چھپ بھی چکی ہے صرف تین جزو اس دوسری جلد میں سے باقی ہیں اور اس میں سے بھی کاتب دو جزو اور لکھ چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے توقع ہے کہ فروری کے پہلے عشرہ میں شائع ہو جائے جو احباب اس کے مستقل خریدار ہیں ان کی خدمت میں حسب معمول بذریعہ وی پی بھیجدیجائیگی لیکن جو صاحب ابتک خریدار نہیں ہیں وہ اپنی درخواست بھیجدیں۔ چونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میں چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو جو امور میرے سامنے ہیں میں ان کو جس حد تک مجھ سے ہو سکے پورا کرنے کی کوشش کروں اس لئے آیندہ میرا ارادہ ہے کہ کم از کم **الحکم** ماہوار کا ایک رسالہ اس مقصد کیلئے شائع کرتا ہوں یہ کوئی موقت الشیوع رسالہ نہ ہو بلکہ وہ اس کتاب کے حصص ہوں۔ یورپ اور دوسرے ممالک میں بعض کتابیں بذریعہ اقساط شائع کی جاتی ہیں اسی طرح پر جو تالیفات میرے زیر نظر ہیں میں ان کو اس طریق پر شائع کر دوں بشرطیکہ کم از کم پانچسو آدمی ایسے ہوں جو ہر شائع ہونیوالے حصہ کو بذریعہ وی پی لے لیں کوئی پیشگی قیمت نہیں لیجائیگی بلکہ جب کتاب شائع ہو ان کی خدمت میں بھیجدیجائے۔ اس کام کا متواتر جاری رہنا صرف خریداران کی حوصلہ افزائی پر موقوف ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ کام ضروری ہے تو میری مدد کریں۔ اور میں اس کے لیئے اُن سے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ مستقل پانچسو خریدار مہیا کر لیں۔ اس صورت میں میں اس کے لیئے ایک مستقل آدمی تجویز کر کے اس کام کو بالکل الگ کر دوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

یہ رسالہ میرا ارادہ ہے کہ ہر مہینے آٹھ **جزو** پر شائع ہو۔ پہلا رسالہ ۷۔ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء تک انشاء اللہ العزیز شائع ہو گا۔ اور اس کے مطالعہ سے اس کی تقسیم مضامین کا پتہ لگ جائے گا۔ ہر رسالہ کی قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ ہوگی۔ اور معہ محصول و اخراجات وی پی **ایک روپیہ پانچ آنہ** (۵/۱)

(خواجہ پریس بٹالہ میں احمد و جودی صاحب پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی صاحب پبلشر نے قادیان سے شایع کیا)

شہیدوں کا انتقام

اور

سال نو

پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ ان خونوں کا انتقام لے اور ہر ایک احمدی کے سامنے یہ قاتل موجود ہیں اگر وہ انہیں قتل نہیں کرتا ہے تو اسے اپنے شہیدوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔

(خلیفۃ المسیح ثانی)

سنہ ۱۹۲۴ء گذر گیا اور تاریخ احمدیت میں اہم ترین واقعات چھوڑ گیا۔ کابل کا خون ابھی تک ہمارے سامنے ہے اور ہم نے اس کے انتقام کے لیئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ مصر کا نوجوان اس سال کے ختم ہونے سے پیشتر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔ وصفی نوجوان باہمت وصفی۔ اٹھارہ سو پونڈ کا نقصان برداشت کر کے بدستور سینہ سپر ہے۔ مگر دشمنوں نے اس کے مارنے کے لیئے پوری کوشش صرف کی۔ مصر اور کابل کے دو خون پکار کر زندہ اور بڑھنے والی جماعت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے خونوں کا انتقام رائیگان نہ جائے۔

مادہ پرست لوگ اپنے شہیدوں کی تمثالیں بناتے ہیں اور بڑے بڑے جرنیل اور بادشاہ وہاں جا کر سلام کرتے اور جھکتے ہیں۔ الغرض وہ اپنے سامنے ان مناظر کو رکھتے ہیں جو ان کے کارہائے نمایاں کو مٹنے نہ دے۔ ہماری جماعت ایک زندہ جماعت ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے شہدا کی یاد کو تازہ رکھے۔ اور اُن کے خونوں کا انتقام لے۔ اوپر کے موٹے الفاظ جو ہمارے پیارے امام کے منہ سے نکلے وہ ہمارا ذمہ داری کا احساس کرا رہے ہیں۔ ان خونوں کا انتقام زید یا بکر کا کام نہیں بلکہ ہر اُس شخص کا جو احمدی کہلاتا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اس کا پابند نہیں بناتا تو یقیناً اس کو اپنے شہیدوں سے ہمدردی نہیں۔ بلکہ میں یہ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ وہ ایک مجرمانہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ وہ قوم کے سامنے ایک بڑا نمونہ رکھتا ہے۔ پس میں کبھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ کوئی فرد احمدی جماعت میں ایسا ہو گا جس کو اپنے شہدا سے ہمدردی نہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو میں کہتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اس خون کے انتقام کے لئے تیار ہیں۔ جو مصر کی زمین میں بے گناہ ہوا۔ اور کہاں ہیں وہ لوگ جو اس انتقام کے لیئے تیار ہیں جو کابل کی زمین میں ہوا۔ انتقام لینے والے کسی بات کا انتظار نہیں کرتے۔ بلکہ انتقام فطرت کے ایک تقاضے کا نام ہے پس وہ جو فطرت کی اس آواز پر کھڑا ہوتا ہے وہ بے شک انسانی فرائض کو بجا لاتا ہے

کابل بے شک سخت جہالت کا گہوارہ ہے مگر اس کے مقابل مصر میں تعلیم کی افراط ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مصر احمدیت کے مقابلہ میں کابلی جہالت کے بعد دوسرے نمبر پر کھڑا ہوا۔ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں کابل اور مصر کے اس فعل کے متعلق نفرت کے جذبات ہیں اور ہم میں سے ہر ایک نہایت گہرے رنج کے ساتھ ان واقعات کو سنتا اور پڑھتا ہے۔ مگر عزیزو میں ان کو آنی جذبات سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دے سکتا۔ جبکہ ہم عملی طور پر اس انتقام کے لیئے کھڑے نہیں ہوئے۔ مصر کی زمین فرعون کی زمین کہلاتی ہے۔ اس زمین پر ابھی تک فراعنہ کے آثار بڑی قوت اور ہیبت کے ساتھ کھڑے ہیں جو کہ یہ بتلاتے ہیں کہ یہ قوم کس قدر سرکش تھی۔ تمام راستباز جو اس جگہ آئے انہوں نے ابتدا میں سخت دُکھ اٹھائے مگر بالآخر مصر کو اُن کے سامنے جھکنا پڑا۔

نیل ابھی تک موسیٰ اور فرعون کے واقع کی یاد دلاتا ہے پس کوئی وجہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نیل پر ڈیرہ ڈالنے کے بعد مصر کی سرکش طبیعت ایک دفعہ پھر جوش میں نہ آتی +

ہم میں سے سینکڑوں کابل میں شہادت کے جوش میں جانے کے لیئے تیار ہو گئے۔ مگر خلیفۃ المسیح نے ایک ایسے دشمن کا پتہ دیا جس کا ہم کو قطعاً علم نہ تھا۔ اور وہ مار آستین بن کر ہمارے پاس موجود تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا" ہمارے جو بھائی کابل میں شہید کیئے گئے ہیں ان کا انتقام لینا ہم پر فرض ہے مگر آدمیوں سے نہیں بلکہ وہ انتقام **ان بد خیالات** اور جہالتوں سے لینا ہے جو کابل میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور وہ انتقام یہی ہے کہ ان غلط خیالات اور بد عقائد کو مٹائیں۔ جن کی وجہ سے ایسے واقعات رونما ہوئے۔ اور جب تک ہم ایسا نہ کریں اس وقت تک ہم یہ کہنے کے مستحق نہیں کہ ہمیں اپنے شہیدوں سے تعلق ہے اور ان کے مرنے پر افسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ چیز جو ان کے قتل کی وجہ ہے اسے سامنے دیکھ کر خاموش رہنے کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ہمیں اپنے شہیدوں سے اُنس اور محبت نہیں ہے۔

پس یہ ہمارا فرض ہے اور ہماری غیرت کا تقاضا ہے کہ اس وقت تک آرام نہ کریں جبتک ان چیزوں کو مٹا نہ لیں جو ہمارے بھائیوں کے قتل کا باعث ہیں۔

سو معلوم ہوا کہ ہماری جماعت کے لیئے ایک ہی ذریعہ اس انتقام کا ہے کہ ہم اس جہالت اور بے دینی کا مقابلہ کریں۔ حتیٰ کہ ہم اس پر غالب آجائیں ورنہ یاد رکھو کہ نہ صرف یہ ہو گا کہ ہمارے دل سے شہیدوں کی یاد نکل جائے گی۔ بلکہ یہ موت کا بازار کبھی بند نہ ہو گا اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا کہ ہم پورے طور سے اس جہالت کو مٹانے کے لیئے کھڑے ہو جائیں مصر میں ہمارے بھائیوں پر یہ الزام لگا کر وہ انگریزی جماعت کے ایجنٹ ہیں۔ وہ فری میسن ہیں ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ پس ہم کبھی بھی اس مصیبت سے نہیں نکل سکتے جبتک کہ ہم عام طور پر اپنے عقائد کو دنیا میں پھیلا نہ لیں۔ مصر میں سلسلہ کی تبلیغ قطعاً نہیں ہوئی اور جس قدر لوگوں کو علم ہوا ہے اس سے ہزاروں گنا ہمارے خلاف کہنے والے موجود ہیں۔

پس مصر کے احمدی بہت کمزور اور تھوڑے ہیں بعض ان میں سے اپنی احمدیت کے اظہار سے بھی ڈرتے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہو گا۔ مگر در پردہ وہ ہمارے سامنے اقرار بلسان کرتے ہیں۔ بڑے لوگ جو کبر اور رعونت کے مظہر ہیں ہماری جماعت کی مصر میں بے کسی کی وجہ سے پوری توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ مجھ کو جب کبھی کسی سے ملنے کا اتفاق ہوا تو اُس نے کہا کہ آپ لوگ یہاں مشن کیوں قائم نہیں کرتے۔ پس جس رنگ میں ہمارا کام مصر میں ہو رہا ہے وہ مصری زندگی کے لیئے جاذب نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے غیب سے سامان پیدا کر دیئے تو بڑی بات نہیں۔ میں گذشتہ پونے تین سال کے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ مصر احمدی ہو گا اور ضرور احمدی ہو گا۔ مصر احمدیت کے لیئے مددگار ہو گا۔ اور زبردست مددگار ہو گا +

میں پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتا مگر میرا ذوق یہ کہتا ہے کہ اگر مصر میں پورے زور سے تبلیغ ہو تو مصر پہلا احمدی ملک ہو گا۔ مصری حکومت کا نظام پارلیمنٹ کے ذریعے اس وقت چل رہا ہے اور مصری بہت حد تک آزاد خیال ہیں۔ جہاں جس خیال کے لوگ کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں اسی خیال کی حکومت وہاں تصور کی جاتی ہے۔ اور اگر یہاں احمدیت کی تبلیغ نہ ہوئی تو مصر ضرور کسی اور رنگ میں تبدیل ہو گا۔ جو ہمارے لیئے زیادہ رنجدہ اور مصیبت کا باعث ہو گا۔

میں گذشتہ پونے تین سال سے اس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مصر کی زمین پر ہم کو فوراً قبضہ کرنا چاہیئے۔ اور حضرت اقدس نے اپنے اس سفر میں اس ضرورت کو محسوس فرمایا اور اپنے مکتوبات میں اس کا ذکر کیا۔ مصر تمام بلاد اسلامیہ اور بلاد فرنگ کی چابی ہے۔ اس جگہ مشن قائم کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ ہم نے ایک رنگ میں دنیا کے بڑے حصہ میں مشن قائم کیا۔

مصری دن بدن اسلام سے بعید ہوتے جاتے ہیں تاہم ان کو ایک لفظی محبت اسلام سے ضرور ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس نام سے جوش میں آجاتے ہیں۔

مصر کے اندر ہزاروں قسم کی جہالتیں پیدا ہو رہی ہیں جن میں سے ایک جہالت علمی طبقے کی وجہ سے بڑھ رہی ہے جو اسلام کی بہت سی اہم چیزوں پر آہستہ آہستہ کلہاڑا چلا رہا ہے۔
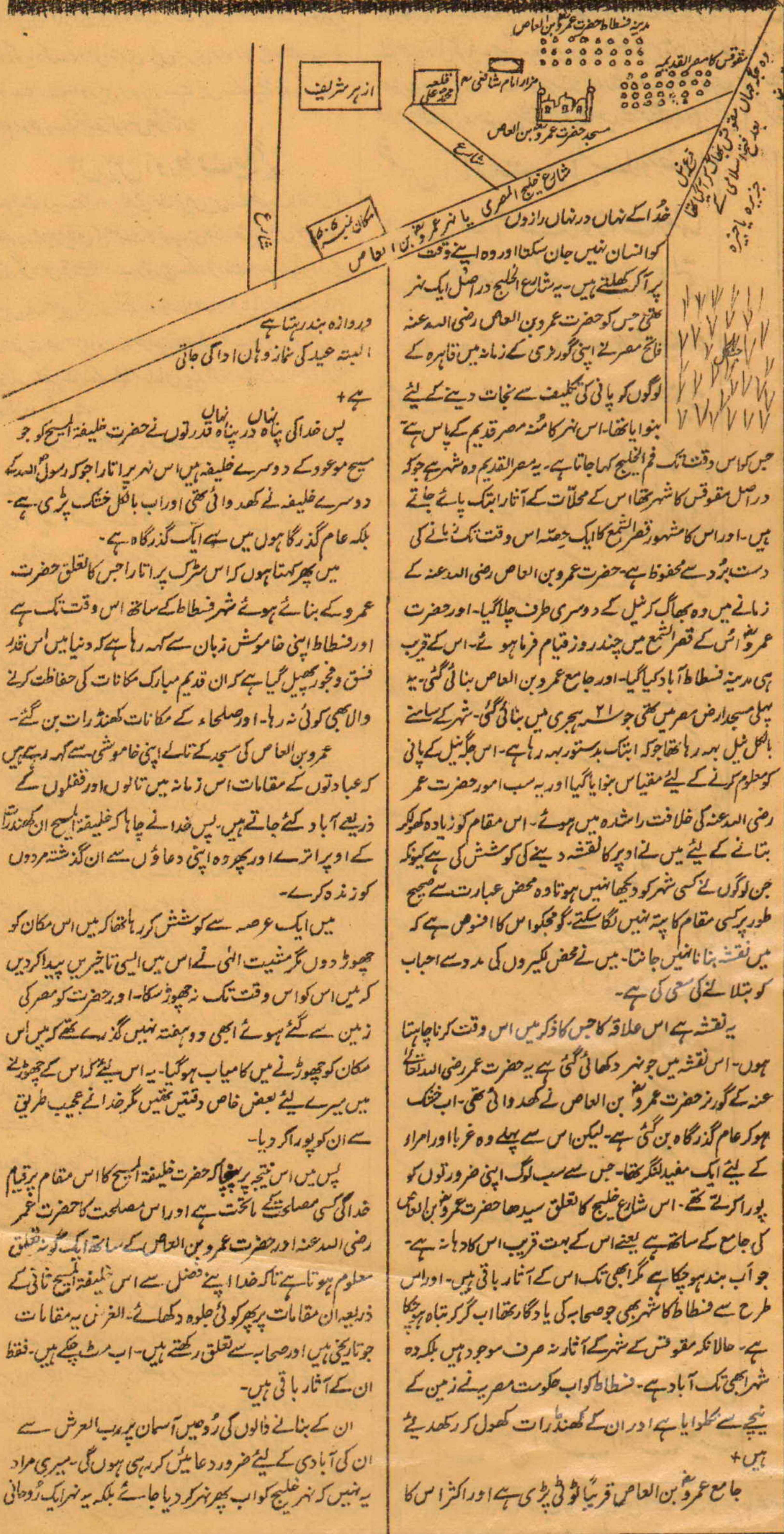
مثال کے طور پر میں یہ بتلاتا ہوں کہ **رویائے صادقہ** صداقت اسلام میں سے ایک چیز ہے مگر مصر کے علمی اخبارات نہایت احتیاط کے ساتھ اس عنوان کے ماتحت کہ خوابیں کس طرح آتی ہیں آہستہ آہستہ مسلمان دین سے ناواقف طبقہ کے خیالات بدل رہے ہیں۔

عیسائی مشن اپنا الگ کام کر رہے ہیں۔ عیسائی آزادی اسلام کو اور نقصان پہنچا رہی ہے۔ مسلمان خود عورتوں کی بے پردگی کے طرفدار ہیں۔ بالخصوص جبکہ کثرت ایسے لوگوں کی ہوتی جا رہی ہے جو کہ یورپین عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔ پس مصر میں اسلام صرف ایک ایسا مردہ ہے جس کے جسم پر سوائے

ہڈیوں کے ڈھانچ کے اور کچھ باقی نہیں رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے مصر تشریف لانے کے بعد اور ہم کو مصر کی توہین میں خونی قربانی کر دینے کے بعد نہیں بلکہ اسلام جو کہ ہر احمدی کی زندگی ہے اس کی اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی اگر ہم ہمت سے کھڑے نہیں ہونگے تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

مجکو اس امر کا افسوس ہے کہ بہت مضامین احمدیہ پبلک بغیر پڑھنے کے چھوڑ دیتی ہے اور اگر پڑھے جاتے ہیں تو ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ میں مثال کے طور پر ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو ضرور حیرت انگیز ہے۔ مجکو ایک ہندو آریہ تاجر کو اسلام کے متعلق تلقین کرنے کا موقع ملا اور ممکن تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔ مجکو اس غرض کے لیئے بعض کتابوں کی ضرورت پیش آئی جن میں سے بعض کی قیمت چار یا پانچ آنے ہے۔ میرے پاس یہ کتب نہ تھیں میں نے دردمند دلوں سے اپیل الحکم کے ذریعے کی۔ مگر افسوس کہ ان کتابوں کے لیئے ایک شخص بھی کھڑا نہ ہوا۔ جز کہ ایک ہی کتاب مجکو بھیج دیتا۔ یہ ضروری نہ تھا کہ کتابیں نئی ہوتیں۔ کتاب تو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ میں کہوں گا کہ یہ رفتار کام کی بہت سست ہے۔ ہم کو سخت سے سخت دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہے اور وہ لوگ جو باہر ہیں ان کی مثال میدان جنگ میں رہنے والوں کی ہے اور جو مرکز میں ہیں (میری مراد ہندوستان کی سب جماعتوں سے ہے) وہ ان لوگوں کے قائم مقام ہیں جو رسد جمع کر کے بھیجتے ہیں۔ پس اگر رسد بھیجنے والے خاموش ہو جائیں تو تم جانتے ہو کہ جنگ کا کیا نتیجہ ہوگا۔

واقعات تمہارے سامنے ہیں۔ مصر میں تمہارا ایک بھائی محض احمدی ہونے کی وجہ سے لاٹھیوں کی ضربوں سے شہید ہو گیا تمہارا فرض ہے کہ تم اس کام کو جاری رکھو جس کو اس نے شروع کیا تاکہ شہیدوں کی زمین پر احمدیت کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آئے آمین۔

مجاہد مصری

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی مصر سے روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے اس سفر کی برکات سے جہاں تشنہ اور پیاسی قومیں سیراب ہوئیں وہاں پر اس خادم کو بھی بیش از بیش برکات سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔

اِس غریب و حقیر کے مکان میں مرشدی خلیفۃ المسیح مع اپنے تجربہ کار جرنیلوں کے قیام فرما ہوئے۔ اور تین روز تک میں نے ان نوروں سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ یہ مقام جو کہ شارع الخلیج المصری میں واقع تھا ایک نہایت ہی اہم اور تاریخی مقام گذشتہ صدیوں سے چلا آتا ہے خدا کے

نقشہ

سلسلہ پہاڑ مقطم
مدینہ فسطاط حضرت عمرو بن العاص
مقوقس کا مصر القدیمہ
مزار امام شافعی رح
قلعہ محمد علی
ازہر شریف
مسجد حضرت عمرو بن العاص
شارع
شارع
شارع خلیج المصری یا نہر عمرو بن العاص
مکان نمبر ۵
دریائے نیل
وہ جگہ جہاں مقوقس بھاگ کر گیا تھا بعد فتح اسلامی کے
جزیرہ روضہ
جنگل

خدا کے نہاں در نہاں رازوں کو انسان نہیں جان سکتا اور وہ اپنے وقت پر آ کر کھلتے ہیں۔ یہ شارع الخلیج دراصل ایک نہر تھی جس کو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر نے اپنی گورنری کے زمانہ میں قاہرہ کے لوگوں کو پانی کی تکلیف سے نجات دینے کے لیئے بنوایا تھا۔ اس نہر کا مُنہ مصر قدیم کے پاس ہے جس کو اس وقت تک فم الخلیج کہا جاتا ہے۔ یہ مصر القدیم وہ شہر ہے جو کہ دراصل مقوقس کا شہر تھا اس کے محلات کے آثار اب تک پائے جاتے ہیں۔ اور اس کا مشہور قصر الشمع کا ایک حصہ اس وقت تک زمانے کی دست برد سے محفوظ ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ بھاگ کر نیل کے دوسری طرف چلا گیا۔ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اس کے قصر الشمع میں چند روز قیام فرما ہوئے۔ اس کے قریب ہی مدینہ فسطاط آباد کیا گیا۔ اور جامع عمرو بن العاص بنائی گئی۔ یہ پہلی مسجد ارض مصر میں تھی جو ۲۱ ہجری میں بنائی گئی۔ شہر کے سامنے بالکل نیل بہہ رہا تھا جو کہ اب تک بدستور بہہ رہا ہے۔ اس جگہ نیل کے پانی کو معلوم کرنے کے لیئے مقیاس بنوایا گیا اور یہ سب امور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ میں ہوئے۔ اس مقام کو زیادہ کھول کر بتانے کے لیئے میں نے اوپر کا نقشہ دینے کی کوشش کی ہے کیونکہ جن لوگوں نے کسی شہر کو دیکھا نہیں ہوتا وہ محض عبارت سے صحیح طور پر کسی مقام کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ گو مجکو اس کا افسوس ہے کہ میں نقشہ بنانا نہیں جانتا۔ میں نے محض لکیروں کی مدد سے احباب کو بتلانے کی سعی کی ہے۔

یہ نقشہ ہے اس علاقہ کا جس کا ذکر میں اس وقت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نقشہ میں جو نہر دکھائی گئی ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گورنر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے کھدوائی تھی۔ اب خشک ہو کر عام گذرگاہ بن گئی ہے۔ لیکن اس سے پہلے وہ غربا اور امراء کے لیئے ایک مفید لنگر تھا۔ جس سے سب لوگ اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے۔ اس شارع خلیج کا تعلق سیدھا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کی جامع کے ساتھ ہے یعنے اس کے بہت قریب اس کا دہانہ ہے۔ جو اَب بند ہو چکا ہے مگر ابھی تک اس کے آثار باقی ہیں۔ اور اس طرح سے فسطاط کا شہر بھی جو صحابہ کی یادگار تھا اب گر کر تباہ ہو چکا ہے۔ حالانکہ مقوقس کے شہر کے آثار نہ صرف موجود ہیں بلکہ وہ شہر ابھی تک آباد ہے۔ فسطاط کو اب حکومت مصریہ نے زمین کے نیچے سے نکلوایا ہے اور ان کے کھنڈرات کھول کر رکھدیئے ہیں +

جامع عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص قریباً ٹوٹی پڑی ہے اور اکثر اس کا دروازہ بند رہتا ہے البتہ عید کی نماز وہاں ادا کی جاتی ہے +

پس خدا کی پناہ در پناہ قدرتوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو جو مسیح موعود کے دوسرے خلیفہ ہیں اس نہر پر اتارا جو کہ رسول اللہ صلعم کے دوسرے خلیفہ نے کھدوائی تھی اور اب بالکل خشک پڑی ہے۔ بلکہ عام گذرگاہوں میں سے ایک گذرگاہ ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ اس سڑک پر اتارا جس کا تعلق حضرت عمرو کے بنائے ہوئے شہر فسطاط کے ساتھ اس وقت تک ہے اور فسطاط اپنی خاموش زبان سے کہہ رہا ہے کہ دنیا میں اس قدر فسق و فجور پھیل گیا ہے کہ ان قدیم مبارک مکانات کی حفاظت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا۔ اور صلحاء کے مکانات کھنڈرات بن گئے۔

عمرو بن العاص کی مسجد کے تالے اپنی خاموشی سے کہہ رہے ہیں کہ عبادتوں کے مقامات اس زمانہ میں تالوں اور قفلوں کے ذریعے آباد کئے جاتے ہیں۔ پس خدا نے چاہا کہ خلیفۃ المسیح ان کھنڈرات کے اوپر اترے اور پھر وہ اپنی دعاؤں سے ان گذشتہ مردوں کو زندہ کرے۔

میں ایک عرصہ سے کوشش کر رہا تھا کہ میں اس مکان کو چھوڑ دوں مگر مشیت الٰہی نے اس میں ایسی تاخیریں پیدا کر دیں کہ میں اس کو اس وقت تک نہ چھوڑ سکا۔ اور حضرت کو مصر کی زمین سے گئے ہوئے ابھی دو ہفتہ نہیں گذرے تھے کہ میں اس مکان کو چھوڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ اس لیئے کہ اس کے چھوڑنے میں میرے لیئے بعض خاص دقتیں تھیں مگر خدا نے عجیب طریق سے ان کو پورا کر دیا۔

پس میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس مقام پر قیام خدا کی کسی مصلحت کے ماتحت ہے اور اس مصلحت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ ایک گونہ تعلق معلوم ہوتا ہے تاکہ خدا اپنے فضل سے اس خلیفۃ المسیح ثانی کے ذریعہ ان مقامات پر پھر کوئی جلوہ دکھلائے۔ الغرض یہ مقامات جو تاریخی ہیں اور صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب مٹ چکے ہیں۔ فقط ان کے آثار باقی ہیں۔

ان کے بنانے والوں کی رُوحیں آسمان پر رب العرش سے ان کی آبادی کے لیئے ضرور دعائیں کر رہی ہوں گی۔ میری مراد یہ نہیں کہ نہر خلیج کو اب پھر نہر کر دیا جائے بلکہ یہ نہر ایک رُوحانی

فیضان کی اشارہ کرتی تھی جو کہ منقطع ہو گیا۔

فسطاط پاکیزہ اور صلحاء کے مکانوں کا ایک مجموعہ تھا جہاں سے ذکر الٰہی کی آواز آتی تھی وہ کھنڈرات بن گیا اور اب وہاں کوئی چیز خدا کو یاد کرنے والی نہ رہی۔ پس میری مراد روح سے ہے نہ مادے سے۔ اور یہی وہ راز ہے جس کے لیئے خدا نے مسیح موعود کے خلیفہ کو اس جگہ اُتارا

ہاں میں اور طرف چلا گیا

اصل مقصد یہ ہے کہ اس تاریخی مقام میں میں نے حضرت اقدس اور حضور کے جرنیلوں کی صحبت کا خوب ہی حظ اٹھایا۔ میں غریب الوطن تھا۔ مگر اس قرب نے سب دُوری کے اثرات دھو دیئے۔ اور پھر یہیں تک نہیں بلکہ خدا نے یہ دوسرا احسان فرمایا کہ حضرت کی واپسی پر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو میرے پاس دو ماہ تک ٹھیرنے کے لیئے سامان پیدا کر دیئے۔ میں اللہ کی جس قدر حمد کروں کم ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک ہیں اور اس طرح سے مجکو دوبارہ مصر کی زمین میں **آیۃ اللہ کے قرب کا موقع ملا**

وہ مسیح موعود کا لخت جگر۔ وہ سلسلہ احمدیہ کی آرزوؤں کا چمکدار نشان۔ نیل کی وادی میں اپنے خادم محمود کے ساتھ دو ماہ تک رہا۔ میں نے اس عرصہ میں آپ کو درس کے طور پر پڑھا اور آپ کی سیرت کا نہایت گہری توجہ سے مطالعہ کیا۔

صاحبزادہ شریف احمد گو اب مصر میں میرے پاس نہیں ہیں اور میں نہیں جانتا کہ زندگی میں پھر ان کے قرب کا اس رنگ میں موقع ملے گا یا نہیں۔ مگر میں یہ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ اس سیرت کا عکس جو میرے زنگ آلود قلب پر پڑا ہے وہ اب آسانی سے مٹ نہیں سکتا۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

میں نے دیکھا اور غور سے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک سچا فوٹو تھے۔ ان کے جسم کے ذرّے ذرّے میں سلسلہ کے لیئے جو کچھ بھرا ہُوا ہے میں سردست اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر بہت جلد ناظرین الحکم تک میں آیۃ اللہ کے حالات کو جو دو ماہ میں میری آنکھ نے دیکھے پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ اگرچہ میرا کمزور قلم اس قابل نہیں۔ مجکو بچپن میں بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ پڑھنے اور کھیلنے کا فخر حاصل ہُوا ہے۔ اور اب ایک زمانہ دراز کے بعد جو فخر مجکو حاصل ہُوا ہے اس پر مجکو ہمیشہ ناز رہے گا۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلقات اور یہ صحبتیں مجکو میری موجودہ زندگی میں ایک عالمگیر تبدیلی کی طرف لے جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں اس آب حیات کو پاکر بھی محروم رہوں۔ اے خدا مجکو اس انجام بد سے محفوظ رکھیو +

حضرت صاحبزادہ صاحب نے چلنے سے ایک روز پیشتر میری درخواست پر اپنی تصویر میرے ساتھ **وادی نیل** میں کھنچوائی۔ یہ تصویر ایک تاریخی تصویر ہے اور ہمارے خاندان کی اولادیں کسی زمانے میں اس تصویر پر فخر کریں گی۔ یہ تصویر مصر کے مشہور فوٹوگرافر ریاض افندی شماتہ کے مکان میں لی گئی۔ جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب ایک کرسی پر جلوہ فروز ہیں اور خادم محمود آپ کے پاس کرسی پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہے اگر مجکو توفیق ملی تو آپکے حالات قیام کے ساتھ اس تصویر کو بھی ناظرین الحکم تک پہنچانے کی کوشش کرونگا تاکہ وہ جہاں اپنے مخدوم کی تصویر دیکھ کر خوش ہونگے ان کو اس خادم کیلئے بھی دعا کی تحریک ہوگی۔ اور یہی وہ راز ہے جسکے لئے میں نے اس تصویر کو کھنچوایا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ۷ نومبر ۱۹۲۴ء کو پورٹ سعید پورپ سے واپس تشریف لائے اور ۷ جنوری ۱۹۲۵ء کو پورٹ سعید سے ساڑھے بارہ بجے ولنڈیرا جہاز پر جو پی اینڈ او کمپنی کا ایک بڑا جہاز ہے قادیان تشریف لیگئے اور میرا اس مضمون کے شائع ہونے تک وہ ارض حرم میں ہونگے ان کی روانگی سے قبل جبکہ میں نے استاذ علی صادی شعلان احمدی سے ذکر کیا تو وہ حیران ہو گئے اور انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار فی البدیہہ مجکو لکھوائے اس لیئے کہ وہ خود لکھنے سے معذور ہیں۔ یہ اشعار مصری دوستوں کی کسی حد تک ترجمانی کر سکتے ہیں +

شمس انارت فی البلاد حضورا
احییت مواطننا و ذانت ارضها
بیت الفضیلة کعبة المجد التی
اهلاً بیوم قدومه و بعیده
ملک الفؤاد بهمة مرضیة
فی صمته نطق العلوم مجسمٌ
اخلاقه روض المحاسن فی الوریٰ
فیما الترحل یا ملیک محبتی
قد کنت احسّذا من لقاک بجنة
خلّی الدموع ولا تسلن عندها
شرف المکارم یا شریف لبیتکم
لیس المدیح الی و لست ولیده
انی تعرفت الخلائق کلها
وجعلتکم فی خیر کنز احبتی
من کان دیدنه الوفاء فدیته
فی السد یا میرزا زمان طیب
بین العلوم الصالحات بواسم
لیت* الخلیفة و هو اکرم راحم
لاکننا نعلی مشیة فضله
وعسی الزمان الغد یجمعنا معاً
سقم القوافی من بیاننا شاهدٌ
فتقبله فهو شعور قلب مخلص
اهدیک منی الف تحیة

وکست مصابیح المکارم نورا
حتی رائیتُ بها القبور قصورا
تسقی الشراب الطیبات طهورا
تشدو حمائم بشرة تکبیرا
ترکت فوادی فی هواه اسیرا
فاذا تکلم اعجزت تعبیرا
تکسوا الریاض من النعیم عبیرا
لم الق مثلک فی الوفاء عشیرا
وغدا اسالق من نواک سعیرا
انی سقیت من دموع بحورا
یکسوا اسالیب الفخار بدورا
قلم الحقائق فی یدّی ادیرا
وبلوت من شیم الانام امورا
واتخذتکم للمکرمات ظهیرا
بروح منی خفیة وظهورا
ذقنا رحیق نعیمه کافورا
والعیش نیّر هو نظرة وسرورا
القاک تحین بمصر شهورا
وتجلّ امراً قضائه توقیرا
بین الاحبة اعصرا و دهورا
والسقم لصیح عندکم مغفورا
وشعرا و لٰے ان یکون شعورا
ولقیت فی حلل العلا منصورا

*یعنی اگر حضرت صاحب کا حکم واپسی کیلئے نہوتا تو ہم جانے نہ دیتے +

[باقی پھر شیخ محمود احمد از مصر]

بیکاری اور بھکاری

کسی قوم میں بیکاروں اور گداگروں کی کثرت اس کے زوال اور ادبار کے علامات میں سے ہے مسلمانوں کی حالت پر اگر ہم آج غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بیکاروں اور گداگروں کی تعداد میں روزافزوں ترقی ہے اور اس کی وجہ سے قوم میں مختلف قسم کی بدعادتیں پیدا ہو رہی ہیں ہماری جماعت خدا کے فضل سے زندہ اسلام کا نمونہ کہی جاتی ہے اس لئے اب جبکہ وہ ترقی کر رہی ہے اس امر کی ضرورت ہے کہ اسکی اقتصادی حالت ہر وقت ہمارے سامنے رہے۔ ہر جگہ کی جماعتوں کے فرائض میں یہ امر بھی داخل ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ہاں کسی کو بیکار نہ رہنے دیں اور بجائے اس کی مدد خیرات سے کرنیکے اس کو کام پر لگانیکی کوشش کریں۔ صحابہ کی سیرۃ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ سوال سے سخت متنفر تھے اور اس سے بڑھ کر عار نہیں سمجھتے تھے کہ دست سوال دراز کریں۔ وہ بھوکوں مرجانا پسند کرتے مگر سوال نہ کرتے۔ مگر آج ہماری حالت دگرگوں ہے ہم محنت اور مشقت کے مقابلہ میں خیرات کے ٹکڑوں کو پسند کرتے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے الحکم میں پہلے بھی لکھا تھا کہ ہماری جماعت کے پیشہ ور احباب ان بھائیوں کی مدد کریں جو کسی کام کو سیکھنا چاہتے ہوں۔

جو نوان کسی پیشہ کے سیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔

تجارت کی طرف توجہ کرو،

دو ہی چیزیں ہیں تجارت اور صنعت و حرفت ان دونوں کی طرف ہماری جماعت کو توجہ کی ضرورت ہے اس لئے کہ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں اسلام کی نشر و اشاعت کا فرض ہم پر رکھا گیا ہے۔ اور ایک تاجر اور صناع جس آسانی سے اس فرض کو دوسروں پر بوجھ ہوئے بغیر کرسکتا ہے دوسرے کے لئے ممکن نہیں۔ تجارت کے لئے ایک غلط خیال ہمارے دلوں میں جاگزین ہے کہ یہ بہت بڑے سرمایہ کا کام ہے یہ درست نہیں ایک معمولی سرمایہ بلکہ چند روپیوں سے یہ کام شروع ہوسکتا ہے پھر رفتہ رفتہ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے کام شروع کیا جاوے۔ ہم کو اپنی مالی حالت کی اصلاح کے لئے بہت جلد اس سکیم کو ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات روحانی تھیں یا ملکی ان کی تاریخ پڑھو تو یہی معلوم ہوگا کہ مادی ترقی میں تجارت ان کی زبردست معین تھی۔ اور اسی تجارت کے ذریعہ وہ مختلف ملکوں میں پھیل گئے اور بادشاہ ہوگئے۔ وہ قوم جو آج ہم پر حکمران ہے ایک دور کے چھوٹے سے جزیرہ کے رہنے والی ہے اس کی ابتدا تجارت سے ہوئی ہے وہ تاجر تھی مگر آج دنیا پر حکمران ہے۔ ترقی و تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ تجارت ہے۔ تاجر ہر جگہ جاسکتا ہے اور اپنے کاروبار کے ساتھ اسلام کو پھیلا سکتا ہے۔

اشاعت اسلام کی اب بہترین سبیل یہی ہے اس لئے کہ ہم اس قدر مشن سلسلہ کی طرف سے قایم نہیں کرسکتے جو ہر ملک میں ہوں اور متعدد ہوں کیونکہ بعض بڑے بڑے شہروں میں کئی کئی درجن مبلغوں کی ضرورت ہے نہ تو اس قدر اخراجات برداشت کئے جاسکتے ہیں اور نہ اس قدر آدمی فارغ ہیں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ لوگ باہر نکل جاویں اور وہ تجارت بھی کریں اور سلسلہ کی تبلیغ بھی ۔ ایسے لوگ جو اس خدمت کے لئے تیار ہوں گے ان کو مفید مشورہ دینے کے لئے الحکم تیار رہے گا۔

اور نیز ان کے لئے ضروری معلومات بھی مہیا کریگا وماباللہ التوفیق۔

زندہ باد نیاز محمدؐ

انگریزی ریویو کے لئے میں الحکم اور الفضل میں جو نوٹ لکھا تھا خدا کا شکر ہے کہ وہ بارآور ہورہا ہے۔ اس سلسلہ مین سب سے پہلی آواز سکندرآباد دکن سے آئی تھی اور سیٹھ احمد اللہ دین صاحب نے ایک سو کاپیوں کی خریداری کا ارادہ ظاہر کیا اب دوسری آواز کراچی سے میرے نہایت ہی محترم بھائی شیخ نیاز محمد صاحب نے بلند کی ہے انہوں نے

ایک سو دس کاپیاں

لے نے کی کوشش کی ہے۔ دس کاپیاں وہ اپنی ذات سے خریدیں گے اور ایک سو کاپی جماعت کراچی کی طرف سے امید دلاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سو دس کاپیاں پوری ہوگئیں اس لئے کہ ہمت مرداں مدد خدا۔

کراچی کی جماعت اور شیخ صاحب کی ہمت قابل رشک ہے۔ اگر سو آدمی قسم کے کھڑے ہوجاویں تو دس ہزار کی تعداد کوئی بڑی چیز نہیں۔ میرے دوستو ہمت کرکے کھڑے ہوجاؤ۔ اور ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کو پورا کرکے دکھادو۔ یقیناً یاد رکھو کہ اس رسالہ کی یہ تعداد جس دن پوری ہوجائے گی وہ خاص برکات کے نزول کا دن ہوگا۔ مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس تعداد کے پورا کرنے کے لئے کمر ہمت مضبوط کریں۔ کیا لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی اور دوسری جماعتیں خاموش رہیں گی۔ دیکھو ہمت کرو یقیناً کامیابی ہوگی خدا کا برگزیدہ مسیح موعود پہلے سے کہہ چکا ہے۔

خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

میں شیخ نیاز محمد صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام کاروبار میں اپنی رضا اور اپنے فضل کے انعامات کو نازل کرے۔ آمین

ریویو کی مدد کا بہترین ذریعہ

یہ تحریک کہ ہمارے دوست ریویو کے لئے دس ہزار خریدار پیدا کریں ایک اثر تو کر رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں صحیح طور پر اس تحریک کو میں پیش نہیں کرسکا۔ ریویو کی مدد کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ رسالہ کی اشاعت غیر قوموں میں کی جاوے۔ اگر یہ طریق اختیار نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ احمدی احباب جو رقوم بطور اعانت رسالہ کے لئے روانہ کریں گے اس کا اثر سلسلہ کے دوسرے چندوں پر پڑے بے شک یورپ میں مفت اشاعت بھی ایک مفید اور ضروری چیز ہے۔ لیکن ہمارا مطالبہ اپنے دوستوں سے یہ ہے کہ وہ رسالہ کے لئے دس ہزار غیر احمدی خریدار پیدا کریں۔ اپنی جماعت میں سے تو کوئی انگریزی لکھا پڑھا آدمی ایسا رہنا نہیں چاہئے جو اس رسالہ کا خریدار نہ ہو۔ یہ تو جماعت کا فرض ہے۔ مگر اس کا مقصد دوسروں کو اشاعت اسلام سے واقف کرنے کے لئے اور ان کو انکی ذمہ داریوں کا احساس کرانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ غیروں کو خریدار بنایا جاوے پس اس تحریک کی اہمیت کو ان معنوں میں لینا چاہیئے۔

مجاھد مصری کا پتہ

بعض احباب مجاہد مصری کا پتہ دریافت کرتے ہیں اگرچہ اس سے پہلے بھی اطلاع دی جاچکی ہے۔ کہ عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے اپنا پہلا مکان بدل دیا ہے اور اب انکا پتہ حسب ذیل ہے۔

قاہرہ (مصر) الحرکۃ الاحمدیہ شارع محمد علی مکان نمبر ۱۸۱ شیخ محمود احمد صاحب احمدی

قانون حجاج اور جمعیۃ العلماء

نام نہاد جمعیۃ العلماء جس کو کوئی کام نہیں معلوم ہوتا اب قانون حجاج کے مسودہ کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور اس نے حال ہی حکیم اجمل خاں صاحب کے مکان پر ایک جلسہ کرکے حکومت کی اس مسودہ قانون کی مخالفت کی ہے جسکی رو سے حاجیوں پر واپسی ٹکٹ لے نیکے ناقابل برداشت شرائط عائد کئے گئے ہیں۔ یہ شرائط مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں مداخلت ہے جمیعۃ مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ جب تک انکے پاس آنے جانے کا پورا خرچ نہ ہو حج کے لئے نہ جائیں۔

عرصہ ہوا الحکم میں میں نے لکھا تھا کہ علماء مسلمانوں کو حج کی فرضیت کے لئے توضیح علم دیتے نہیں اور بھوکے اور گداگر لوگ بھی حج کے لئے چلے جاتے ہیں اور پھر گورنمنٹ ان بھوکے حاجیوں کے لئے انتظام کرنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔ لیکن جب گورنمنٹ قواعد بناتی ہے تو قوم کے یہ رہنما اندھا دھند مخالفت پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ آزادی مذہب میں مداخلت ہوتی ہے خود اپنی قوم کو واقف نہیں کرتے کہ ایسے لوگوں پر حج

دنیا کا ہفتہ

ممالک غیر

مراکش کی سرکاری اطلاعوں سے معلوم ہوا ہے کہ باغی رسول گرفتار ہو گیا ہے اور وہ بطور قیدی کے مکان میں رکھا گیا ہے۔

پرتگال کا ایک جہاز ۷۰ روز تک سمندر میں رستہ گم کر کے پھرتا رہا۔ آخر ایک اور جہاز نے اس کو بچا لیا جہاز کے کپتان نے تین مرتبہ خودکشی کرنی چاہی۔ جہاز کے تین تختہ ٹوٹ چکے تھے دوسرے جہاز نے اس کو بچا لیا۔ ملاح چار دن سے بھوکے پیاسے تھے۔

البانیہ کی مجلس مبعوثین نے آئندہ سال کے لئے احمد بیگ زوغو کو جمہوریہ البانیہ کا صدر منتخب کیا ہے۔

راجہ ہری سنگھ کے ایڈیکانگ کپتان آرتھر پر فرانس میں چوری کا مال لینے کا مقدمہ چلایا جائے گا۔ چنانچہ استغاثہ دائر ہو گیا ہے۔

فرانس کی پولیس ایک سنسنی خیز چوری کی تفتیش کر رہی ہے ہرجانہ جنگ یورپ کے لئے جو کمیشن بنایا گیا تھا اس کے متعلق خفیہ سرکاری کاغذ گم ہو گئے ہیں۔ معاہدات ورسیلز ہیگ اور اہم سرکاری کاغذات مفقود ہیں اب تک ایک فرانسیسی مرد گرفتار ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ فیلی ڈلفیا (امریکہ) کے کسی آدمی نے چوری کرائی ہے کہ وہ کسی کتاب کے لئے مسالہ بہم پہنچانا چاہتا ہے۔

یونانی لاٹ پادری کو ترک اور یونانی رعایا کے تبادلہ کے سوال پر غور کرنے والی کمیٹی نے خارج البلد کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت ترکی نے آدھی رات کو اس کے اخراج کا حکم دیدیا جس کی بنا پر دوسرے روز ۶ بجے ترکی کے سپاہیوں نے آکر اسے جگایا اور سرحد پار کر دیا۔ یونان میں یہ خبر نہایت پریشانی پھیلانے کا موجب ہوئی۔ پارلیمنٹ نے اجلاس ملتوی کر دیا یہ طریق اظہار ماتم تھا۔

یونانی وزیر اعظم نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا جسکی وجہ سے عام تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ ایتھنز کے لاٹ پادری نے یورپ اور امریکہ کی تمام گرجاؤں کو ترکوں کے اس فعل کے خلاف احتجاجی خطوط لکھے ہیں۔

سر فرانسس ینگ ہسبینڈ (جو حضرت خلیفۃ المسیح سے لنڈن میں ملے اور جنہوں نے کانفرنس مذاہب میں نمایاں حصہ لیا۔ عرفانی) نے وکٹوریہ لیگ کے سامنے اس مضمون پر لیکچر دیا کہ آئندہ ہندوستان کے متعلق انگریزوں کی روش کیا ہونی چاہئے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اعلان کرنا چاہئے کہ ہمارا اصول عمل یہ ہے کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو۔ اور ہم اسی منزل کی طرف ہندوستان کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کا مفاد مشترک ہے آئندہ انگریزوں کو ہندیوں سے زیادہ نرمی سے سلوک کرنا چاہئے اور ان کا اعتماد حاصل کرنا چاہئے۔

یہی مشورہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے لنڈن میں سیاسی لوگوں سے تبادلہ خیالات کے وقت دیا۔

ہندوستان پنجاب

اکالیوں کا چودھواں شہیدی جتھا پانچ سو اکالیوں کا گوردوارہ گنگسر میں داخل ہونے سے شرائط داخلہ کے انکار پر گرفتار کر کے نابھہ روانہ کیا گیا۔

بنارس کی ہندو یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں ایک ہندو خاتون کو ایم۔ اے کی ڈگری ملی اور دو مسلمانوں کو بی۔ اے کی ڈگری ملی۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی تبلیغ الاسلام ایک وفد لیکر اجمیر گئے ہیں۔

انقلاب پسندوں نے خفیہ طور پر انقلاب کے متعلق رسالے تقسیم کئے ہیں جن پر مطبع کا نام نہیں ایسے رسالوں کی لاہور اور امرتسر میں تقسیم ہونے کی خبر آئی ہے۔

امرتسر کے سلطان ونڈ دروازہ کے باہر ایک سکھ سادھو بابا نرائن سنگھ کی لاش پائی گئی ہے پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پچھلے دنوں خبر شایع ہوئی تھی کہ بندر کثیر تعداد میں ہندوستان سے باہر بھیجے جا رہے ہیں۔ تو چنا پلی کے نواحی دیہات میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے کہ یہ ہندوؤں کے مذہب میں مداخلت ہے۔ اس مذہب پرستی کا کیا کہنا؟

ڈھاکہ یونیورسٹی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ کورٹ مجلس منتظمہ سے سفارش کرتی ہے کہ عربی اور دیگر علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے طلبہ کو یورپ بھیجا جاوے اور اس سلسلہ کے لئے وظائف دیئے جاویں۔ پنجاب یونیورسٹی مشرقی زبانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے ان کو شوق کم کرنے کی فکر میں ہیں۔

دہلی میں آریہ سماج چاوڑی کے سالانہ جلسہ پر ایک کانفرنس ہوئی جس میں عالمگیر مذہب پر مولوی عمر الدین صاحب نے بھی اپنا مضمون پڑھا۔

ضرورت

الحکم میں احباب کے فائدہ کے لئے ضرورت کے عنوان سے جدید کالم قایم کیا گیا ہے اس کے لئے کوئی اجرت ان لوگوں سے نہ لی جائے گی جو اپنی کسی ضرورت کا اعلان کرائیں۔ البتہ ان کا اخلاقی فرض ہو گا کہ وہ الحکم کی توسیع اشاعت میں مدد دیں

عرفانی

(۱)

ایک نوجوان عمر ۳۵ سال انٹرنس پاس اردو فارسی پشتو۔ انگریزی۔ زبانیں خوب بول سکتا ہے پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں کام کر چکا ہے ہندوستان سے باہر جانے کو بھی تیار ہیں تجارت اور انجنیرنگ کے ساتھ دلچسپی ہے × اگر کوئی صاحب **ٹھیکیداری۔ تجارت** میں شریک کرنا چاہیں تو آمادہ ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

شاہ محمد احمدی معرفت والہ چک ۳۳۲ جنوبی ہرگوبند پور ضلع شاہ پور

(۲)

قطعہ زمین قابل فروخت

میرے پاس ایک قطعہ زمین اندرون شہر ضیاء الاسلام پریس کے پچھواڑے واقعہ ہے میں اس کو فروخت کرنا چاہتا ہوں ایک سو روپیہ فی مرلہ پر فروخت ہو گا جو صاحب اندرون آبادی قدیم تعمیر مکان کے لئے لینا چاہیں خط و کتابت کریں کمی قیمت کے لئے خط و کتابت نہ کی جاوے۔

عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ کالم ۳)

اور نہیں نہیں جانا چاہیئے۔ اور شانگی مدد کرتے ہیں۔ یہ طریق شرمناک ہے گورنمنٹ مذہب میں مداخلت کرے تو نیشنلسٹس کا ہاتھ روکنا چاہیئے لیکن اگر ہم صدود مذہب کو توڑیں تو ہرگز کچھ نہیں۔ ان علماء سوء کی پوزیشن بہت ہی بیہودہ ہے × ملکانوں کو اسلام سے واقف نہیں کیا وہ مرتد ہونیگے اور کوئی بچانے کو کھڑا ہوا تو کہا کہ اس سے آریہ ہونا بہتر ہے ہندو مسلمانوں کے اتحاد اور آئے دن کے جھگڑوں کا انسداد اسوقت ... [illegible]

دنیائے اسلام

البانیہ کا بادشاہ بننے سے انکار
البانیہ کی جدید حکومت

لنڈن ۲۹ جنوری۔ سر چارلس لاہلٹن اور لارڈ ہیڈلے دونوں نے البانیہ کا بادشاہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ دونوں بزرگ مسلمان ہیں۔ لارڈ ہیڈلے نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ انہوں نے حکومت البانیہ سے ۱۵ لاکھ روپے نقد طلب کئے تھے اور ۱/۲ ۱ لاکھ روپے سالانہ وظیفہ شاہی طلب کیا تھا۔ مگر انہوں نے یہ مطالبات منظور نہ کئے۔ لنڈن میں کے سفیر البانیہ کو اس گفتگو کا کوئی علم نہیں

لنڈن ۲۹ جنوری۔ اب اہل البانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ جمہوری حکومت قایم کریں گے۔

ڈاکٹر شفیق منصور کی گرفتاری

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ سردار لی سٹاک کے قتل کی تحقیقات کرنے میں مصر کے محکمہ اوقاف کے ایک افسر محمد اسمٰعیل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اس کی گرفتاری کو بہت بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی مشہور مجاہد ڈاکٹر شفیق منصور کو بھی دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب وفد جماعت کے نامزد کردہ ضلع قاہرہ کے طرف سے امیدوار ہیں۔ آپ پہلے نومبر گذشتہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ مگر عدم شہادت کی بنا پر بری کر دیئے گئے تھے۔

وفد حجاز کو مکہ جانیکی اجازت مل گئی

دہلی ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب وفد حجاز کو مکہ جانے کی اجازت مل گئی ہے۔

مسٹر فلبی اور حالات حجاز

دہلی ۲۸ جنوری۔ ذیل کا سرکاری بیان شایع ہوا ہے:-

حکومت کی توجہ اس بیان کی طرف مبذول ہوئی کہ مسٹر فلبی کو حجاز میں داخلت کرنے کے لئے خاص سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں عرب کے اندرونی حصے میں داخل ہونیکی ہی سخت ممانعت کیگئی ہے۔ اور فی الواقع وہ جدہ سے آگے نہیں گئے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ واپس انگلستان جا رہے ہیں

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ زوار پاشا نے ایک یادداشت بھیجی تھی جسمیں درخواست کی گئی تھی۔ کہ انگریزی اور مصری تعلقات خوشگوار بنانیکی غرض سے علاقہ جزیرہ کی آبپاشی پر از سر نو غور کرنا چاہئے۔ اس کے جواب میں لارڈ ایلنبائی نے لکھا ہے کہ اس مفاہمت پر برطانیہ عظمی حکومت سوڈان کو سابق ہدایات پر عمل درآمد کرنے کا حکم دینے پر آمادہ ہے کہ مجلس ماہرین کا جو ہالینڈ کے انجنیر مسٹر کرکرس (صدر) مسٹر مک گریگر مسٹر عبدالمجید اور سلیمان پاشا نمایندگان برطانیہ اور مصر پر مشتمل ہے ۱۸ فروری تک جلسہ ضرور منعقد ہو جائیگا۔ جسمیں وہ اصول وضع کئے جائیں گے۔ جنپر کہ مفاد مصر کو پورا پورا ملحوظ رکھتے ہوئے آبپاشی عمل میں لائی جائے اور یہ مجلس اپنی رپورٹ ۳۰ جون تک پیش کر دے گی۔

میڈرڈ ۲۸ جنوری۔ آج ایک سرکاری اعلان سے اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ (غازی) محمد بن عبدالکریم رہنمائے ریف کے ساتھ صلح کی گفتگو کا آغاز ہو چکا ہے سرکاری اعلان کا بیان ہے کہ غازی عبدالکریم کے گستاخانہ اور جائز حدود سے متجاوز مطالبات کی بنا پر گفت و شنید بند کر دی گئی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو فاتح تصور کرنے لگے ہیں۔ دوسری طرف ہسپانیہ کی وزارت جنگ کسی باغی سردار سے صرف اس شرط پر گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ بلا شرط ہتھیار ڈالدے۔

بندر سوڈان ۲۷ جنوری۔ جدہ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ جدہ کے قرب و جوار میں نجدیوں کی سرگرمی جاری ہے اور نجدی اس قدر آگے بڑھ آئے ہیں کہ نجد کے استحکامات اب ان کی زد میں ہیں

امیر فیصل کا سفر ولایت موصل میں

جلالۃ الملک شاہ فیصل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء کو جانب موصل روانہ ہوئے۔ سواری بذریعہ اسپشل ٹرین روانہ ہوئی۔ وارد موصل پر تمام طبقات کے اشخاص نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ جلالۃ الملک موصل کے ورود سے فارغ ہوکر براہ قرقوق واربل مراجعت فرمائے بغداد ہوئے۔ اور ۲۷ دسمبر کو پہنچے۔ اور اس سے قبل مو خرالذکر شہروں کی سیر آنجہنی نے نہیں فرمائی تھی۔ اور سرکاری حلقوں میں اندیشہ تھا کہ شاید کرد اور ترکمان باشندے آپ کی آمد پر خوش نہ ہوں۔ لیکن بادشاہ کی دلفریب شخصیت نسلی تعصبات پر غالب آئی۔ اور جو لوگ بادشاہ کے ہمرکاب تھے ان کا خیال ہے کہ اس سفر سے عراق کی مختلف اقوام کے درمیان جذبات وحدت قوی ہو گئے ہیں اور تمام طبقات تاج و تخت عراق سے جذبات وفاداری کا اظہار کرتے ہیں کچھ دنوں سے کردوں کے خیالات بھی ٹھیک ہو چلے ہیں ترکوں اور کردوں کے درمیان رشتہ مواخات صرف یہی تھا کہ وہ خلیفۃ المسلمین کی عزت کرتے تھے۔ اور جب سے یہ تعلق منقطع ہو گیا ہے۔ وہ روزمرہ حکومت عراق کے طرفدار ہوتے جاتے ہیں کیونکہ یہ حکومت ان کو اپنے معاملات کے انتظام میں بہت کچھ آزادی دیتی ہے۔

موصل ریلوے

باوجودیکہ آج کل موسم سخت ہے۔ لیکن ابھی موجودہ ریلوے لائن کو موصل تک وسیع کرنے کی مستقل کوشش ہو رہی ہے۔ بغداد سے کفری تک سلسلہ ریلوے پہلے ہی موجود ہے۔ موجودہ توسیع شدہ لائن قرقوق اور اربیل ہوکر گذریگی۔ اور جیسا کہ قبل از جنگ کے نقشہ میں تجویز تھی کہ دریائے دجلہ کے داہنے کنارہ ان علاقوں سے لے جائی جائے۔ جو آشوری اور فارسی تہذیب و تمدن کی آنکھیں دیکھ چکی ہیں۔ وہ خیال ترک کر دیا گیا ہے۔ موجودہ تجویز کے مطابق اربیل کا تمام وہ علاقہ اس ریلوے کے قبضہ میں آجائیگا۔ جو پیداوار غلہ کے لئے بیحد مشہور ہے اور جہاں سے بغداد کو ابتک تمام غلہ مویشیوں کی کھالوں کے بیڑوں پر بار کرکے بذریعہ دجلہ آیا کرتا تھا۔ یہ طریقہ نہایت وقت طلب تھا نقشہ کے تغیر سے ریلوے کے مقصد میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے۔ پہلا نقشہ جہانگیریت کے قبایل پر مبنی تھا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ غیر ملکی مقاصد کی خدمت کرے۔ لیکن اب اس کی تعمیر صرف عراق کے قومی مفاد کے لئے ہو رہی ہے۔ یعنی وہ سلسلہ ہے جسکے ذریعہ سے شمالی اطلاع اقتصادی و معاشرتی پہلو کے لحاظ سے بغداد شریف یعنی پایہ تخت عراق ملحق ہو جائیں گے۔ ہر شخص کی خواہش یہی ہے کہ جس طرح ہو سکے گا ریل جلدی بن جائے۔ مگر مجبوری ہے کیونکہ روپیہ کی کمی ہے

آقائی رضا خان سردار سپاہ ایران

رضا خان وزیر اعظم ایران براہ عراق مراجعت فرمائے طہران ہوئی آپ مہم عربستان کے تشریف لائے تھے۔ اس صوبہ کو سرکاری طور پر خوزستان کہا جاتا ہے آپ بصرہ سے بغداد تشریف لائے تھے۔ وہاں سے جاکر زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے اور مقام سامرہ جاکر بھی زیارات کیں۔ اس کے بعد آپ بغداد سے مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ آپ کا سفر محض غیر سرکاری تھا۔ پھر عراق ریلوے کو آپ کے خدم و حشم کے لئے گاڑیوں کی معقول تعداد فراہم کرنے میں کافی دقت محسوس ہوئی کیونکہ آپ کے ہمرکاب افسران عملہ خدام اور شاگرد پیشہ کی بہت بڑی تعداد تھی ان کے علاوہ ۲۴ موٹریں تھیں جنمیں سوار ہو کر انہوں نے آگے سفر کیا تھا جن لوگوں نے سردار سے شرف ملاقات حاصل کیا ان پر آپکی زبردست شخصیت کا نہایت اثر ہوا تھا خصوصاً اس اطاعت و فرمانبرداری کو دیکھکر جو آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ کی تعمیل میں ظاہر ہوتی تھی۔ اس سفر میں آپ کی وقعت عراق میں خوب قائم ہو گئی ہے۔

ہلال صداقت

برادران اسلام ہم یہ ایک اسلامی ماہواری رسالہ ہے جو ہرماہ کے پہلے ہفتہ مین دہامپور ضلع بجنور (یو پی) سے نہایت آب وتاب کے ساتھ نکلتا ہے جسکی سچائی کا ہرچہار دانگ میں نقارہ بجنے والا ہے گو تقطیع ۱۸ × ۲۲ ہے مگر حقانیت ووحدانیت کے مضامین سے لبریز ہے گویا دریا کو ایک کوزہ میں بند کر رکھا ہے کیوں نہ ہو اسمیں بڑے بڑے راہنمایان دین کے مضامین درج کئے جاتے ہیں۔ اسکی ہستی کا قایم آپ کا فرض ہے اس کا مقصد دنیائے اسلام کو مخالفین اسلام کی زد سے بچانا فرض اولی ہے۔ یا بالفاظ دیگر مذہب اسلام کا پر زور وکیل فتنہ ارتداد کا بیخ کن۔ مخالفین اسلام کو مدلل ومشرح جواب دینے والا۔ قوت ایمانی کا مکمل آئینہ، بزرگان دین کے حالات عموماً اور حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کے کمالات وکرامات کو خصوصاً پوری طرح سے روشنی میں لانے والا، پر درد نظموں کا مجموعہ، مولانا ابوالکلام آزاد۔ خواجہ حسن نظامی۔ علی برادران کے قیمتی اور تبلیغی مضامین سنانے کا ذریعہ ملک کے اہل قلم کی چیدہ غزلیں اور تنقیدات، ادبی مضامین کا مخزن اگر ہے تو ہلال صداقت ہے جس کے ساتھ ایک ضمیمہ "حسن ادب" مضامین ادبیہ نظم ونثر سے پُر صفحہ ۱۲ کا شامل ہے بہت جلد خریدیئے۔ یکم فروری سے ۱۵ اپریل کے خریداران کے لئے صرف دو روپے آٹھ آنہ سالانہ ششماہی ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت ہرحالت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیے۔

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام **مینجر ہلال صداقت**
دہامپور ضلع بجنور یو پی

ہر شخص پڑھے

کیونکہ ماہوار رسالہ جام جہان نما میں ہر شخص کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے اور ہر مذاق کا آدمی اس سے یکسان فائدہ اٹھا سکتا ہے ناظرین میں کئی قسم کے انعامات ماہوار تقسیم ہوتے ہیں اس کی خوبیوں کا اندازہ بغیر دیکھے نہیں ہو سکتا۔ نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ فوراً آج ہی خط لکھدیں، اپنے خط میں دس پڑھے لکھے شریف آدمیوں کے پورے پتے بھی اگر آپ لکھدیں گے تو آپ کو پرچہ کے ساتھ ایک نہایت ہی عجیب تحفہ یعنی معمولی چاول پر آپکا پورا نام لکھا ہوا مفت بھیجا جائے گا۔

مینجر رسالہ جام جہان نما۔ پانی پت پنجاب

تجارت اور ٹھیکداری کے ساتھ دلچسپی ہے × اگر کوئی صاحب تجارت میں شریک کرنا چاہیں تو آمادہ ہیں خط وکتابت اس پتہ پر ہو۔
شاہ محمد احمدی ٹھیک نمبر ۳ جنوبی ہرگوبند پور ضلع
[illegible]

مدینۃ العلم علی گڑھ کا ماہوار مصور رسالہ

نوبہار

تمام اہل الرائے اصحاب اس بات پر متفق ہیں کہ نوبہار اردو زبان کا بہترین رسالہ ہے نوبہار ہر مہینہ کے آخری ہفتہ میں نہایت آب وتاب سے علی گڑھ سے اردو کے سحر نگار ادیب اور شاعر حامد اللہ افسر بی۔ اے کی نگرانی میں شایع ہوتا ہے۔ نوبہار کے ٹائیٹل پر ایک خوشنما بلاک کی تصویر ہے، رسالہ کے اندر بھی فوٹو کی تصاویر شایع ہوتی ہیں مضامین میں وہ جدت وتازگی ہے جو اردو کے کسی رسالہ میں نہیں پائی جاتی۔ سر دلبران ظرافت کا مستقل عنوان ہے۔ خلاصۃ الرسائل کے عنوان سے ہر مہینہ کے اردو اور ہندی کے رسائل کا بہترین خلاصہ نظم ونثر کا شایع ہوتا ہے، گویا جو اصحاب نوبہار کے خریدار ہیں انہیں کسی اور رسالہ کا خریدار بننے کی ضرورت نہیں۔ نوبہار میں ہر مہینہ تین یا چار اعلیٰ پایہ کے مختصر فسانہ درج ہوتے ہیں، نوبہار میں ملک کے مشہور اور قادرالکلام شعرا کی نظمیں اور غزلیں درج کی جاتی ہیں نوبہار کی سالانہ قیمت اب پانچ روپیہ معہ محصولڈاک کردی گئی ہے انگریزی کا مشہور روزنامہ "لیڈر" رقم طراز ہے "نوبہار ایک نہایت اعلیٰ پایہ کا ماہوار رسالہ ہے ..... اس کا مقصد اردو صحافت میں ایک جدید روش کی بنیاد رکھنا ہے اور اس نے "ریویو آف ریویوز" کا طرز اختیار کیا ہے نوبہار ظاہری شکل وصورت اور مضامین کے تنوع اور خوبیوں کے اعتبار سے اپنے اکثر معاصرین پر فوقیت رکھتا ہے" نمونہ مفت طلب فرمانیوالے اصحاب کو عدم تعمیل حکم کی شکایت نہونی چاہیئے۔ کیونکہ نوبہار کا نمونہ آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتا ہے۔ مفت نہیں۔ نوبہار کی سالانہ قیمت پانچ روپیہ ہے۔ منی آرڈر ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیے۔

مینجر رسالہ نوبہار علی گڈھ

زمیندار ہفتہ وار

چونکہ اکثر حضرات روزنامہ زمیندار کی قیمت ادا نہیں کر سکتے اور چونکہ بعض دیہات میں روزانہ ڈاک پہنچنے کا بھی کوئی معقول انتظام نہیں، اس لئے زمیندار کا بھی ایک ہفتہ وار ایڈیشن جاری کیا گیا ہے۔

بالکل علیحدہ چیز

یہ روزانہ کے مضامین کا خلاصہ نہیں بلکہ خود اپنی مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اگر روزانہ زمیندار خریدارنے والے بھی اسے خریدیں تو لطف اندوز ہو سکتے ہیں، اس میں نہایت پر مغز مضامین "چیدہ افکار وحوادث"۔ نہایت دلچسپ اور معلومات بڑہانے والے اقتباسات حضرت مولانا ظفر علی خاں کی نظمیں اور مضامین کے علاوہ ہفتے بھر کی تمام خبروں کا کافی ووافی خلاصہ درج کیا جاتا ہے غرض ہر حیثیت سے یہ ہفتہ وار ایڈیشن روزانہ زمیندار کے شایان شان ہے۔

قیمت سالانہ۔ چھ روپے ششماہی للعہ روپیہ سہ ماہی عہ

مہتمم زمیندار ہفتہ وار لاہور

وصیت نمبر ۱۸۰۸

میں نور علی ولد کرم دین قوم جٹ جالب ساکن کوٹلی بکی ضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم وجائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد زمین واقعہ قادیان ۲ کنال قیمتی صمار نقد دو ہزار روپیہ اثاث البیت صما کل جائداد تین ہزار روپیہ ہے

$\frac{12}{22}$ بقلم خود نور علی موصی ۲۹ دسمبر ۱۹۲۴ء
گواہ شد مہر عالم احمدی گواہ شد غلام احمد

وصیت نمبر ۲۱۴۶

میں فضل الٰہی ولد کرم الدین قوم راجپوت ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت ایک مکان واقعہ شہر سرگودہ بلاک نمبر ۹ محدود بہ ذیل شمال مکان مستری جمال الدین صاحب جنوب مکان شیخ کرم الٰہی صاحب عرضی نویس مشرق شارع عام مغرب مکان سہیل سنگھ انسپکٹر مدارس وغیرہ۔ یہ مکان خود میرا پیدا کردہ ہے۔ اس کی مالیت تقریباً ۲ ہزار روپیہ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور لکھہ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی اور جائداد اپنی وفات سے پہلے پیدا کروں یا مجھے کسی طریق سے ملے تو اس کے دسویں حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل کردوں تو حصہ وصیت میں سے یہ رقم یا جائداد مجرا ہوگی۔ المرقوم ۳۰ $\frac{5}{2}$ ۲۴

گواہ شد گواہ شد
محمد جی مدرس عربی تعلیم الاسلام قادیان محمد صالح ریویو انگریزی